169

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ۔ الفضل قادیان

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL QADIAN

فی پرچہ ایک پیسہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

نمبر ۱۰۸	مورخہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم جمعہ	مطابق ۸ مارچ ۱۹۳۵ء	جلد ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میری درخواست پر اخبار "الفضل" کے پہلے روزانہ پرچہ کے لئے ذیل کا مضمون رقم فرما کر عنایت کیا ہے۔ امید ہے احباب اس کو اسی عقیدت اور اخلاص سے پڑھیں گے۔ جس کا یہ مستحق ہے اور اس میں حضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی (ایڈیٹر)

"الفضل" جسے میں نے اپنی بیوی کے زیورات فروخت کر کے حضرت ام المومنین نے اپنی زمین فروخت کر کے اور برادرم مکرم نواب محمد علی خان صاحب حفظہ اللہ نے بھی کچھ نقد دے کر اور کچھ زمین فروخت کر کے ہفتہ وار جاری کیا تھا۔ ہفتہ وار سے سہ روزہ ہوا۔ سہ روزہ سے دوروزہ۔ اور اب روزانہ شائع ہوتا ہے۔ لکڑیوں اور لوہے کی کشتیوں اور جہازوں کے چلنے پر جب ہمارے رب نے ہمیں سکھایا ہے۔ کہ ہم کہیں کہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا۔ تو اس کاغذی ناؤ کے لئے اور وہ بھی اس تلاطم کے وقت میں کیوں اس دعا کی ضرورت نہیں؟ اسی لئے میں نے عنوان پر اس دعا کو درج کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کشتی کا مددگار ہو۔ اور اسے والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون (بقرہ ع) کا مصداق بنائے۔ اور اس کو جماعت کے لئے نفع مند اور اسلام کیلئے موجب ترقی کرے۔ اللھم اٰمین

میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کوشش کرینگے۔ کہ "الفضل" کی خریداری ترقی کرے۔ یہانتک کہ روزانہ کے بعد پھر دوروزہ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور اب جو روزانہ ہوا ہے۔ تو روزانہ ہی رہے۔ کیونکہ ہماری ضرورتیں اب روزانہ اخبار کی بہ شدت داعی ہیں علاوہ اسکی باقاعدہ اشاعت بڑھانیکے دوستوں کو تمام بڑے شہروں میں اس کی ایجنسیاں کھولنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بیکار نوجوان کام کریں ایک یہ کام ان کے لئے خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو یہ ان کے مال کی زیادتی۔ اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آجائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں۔ اللھم اٰمین

روزانہ اخبار کے لئے مضامین کی بھی ضرورت زیادہ ہوگی دوستوں کو اپنے اپنے حلقہ کی خبروں سے بھی عملاً اخبار کو اطلاع دیتے رہنا چاہیئے اور مضامین بھی لکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انکے ساتھ ہو۔ اور ادارہ اخبار کے ساتھ بھی۔ اور ہمارے ہر کام کو بابرکت کرے۔ مستقل کرے۔ اور باثمر بنائے۔ اللھم اٰمین

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

مذہبی رواداری اور عملی ہمدردی کی شاندار مثال

گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کیلئے جماعت احمدیہ کی امداد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک وفد نے جو جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" اور مولانا جلال الدین صاحب شمس پر مشتمل تھا۔ ۲۲ فروری کو کرنل سردار رگھبیر سنگھ صاحب سردار ڈیوڑھی و سکرٹری گوردوارہ پٹنہ صاحب کمیٹی کو مبلغ پانسو روپیہ کی رقم گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کے لئے پیش کی۔

سردار صاحب موصوف نے اس رقم کو قبول کرتے ہوئے ان خوشگوار۔ اور محبت آمیز تعلقات کا اعتراف کیا۔ جو پنجاب کی دو اہم قوموں یعنی احمدیوں اور سکھوں کے مابین ہیں۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ اس قسم کی امدادی کوششیں باہمی تعلقات کو اور بھی مستحکم کر دیں گی۔

یہ وفد ہز ہائی نس مہاراجہ ادھیراج پٹیالہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ جو گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کی کمیٹی کے صدر ہیں۔ ہز ہائی نس نے جماعت احمدیہ کے اس طریق عمل کی بہت تعریف کی۔ اور فرمایا۔ "اس زمانہ میں جبکہ فرقہ وار کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ عملی ہمدردی کی اس قسم کی دلیرانہ مثال اور فیاضانہ امداد مختلف جماعتوں کے مابین بداعتمادی اور شکوک و شبہات کو مٹا کر یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے"

وہ لوگ جو جماعت احمدیہ پر یہ نہایت ہی ناپاک اور بیہودہ الزام لگاتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے۔ کہ یہ جماعت دیگر اقوام کے مذہبی جذبات و احساسات کا احترام نہیں کرتی جماعت احمدیہ کی طرف سے سکھوں کے ایک مقدس مقام کی تعمیر کے سلسلہ میں یہ فیاضانہ امداد ان کی آنکھیں کھولنے اور ان کے خیال کی تردید کرنے کے لئے کافی ہے۔ اردو و انگریزی کے سکھ اور ہندو اخبارات نیز "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق مذکورہ بالا امداد کے سلسلہ میں شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ اور اسے حضور کی دور اندیشی۔ تدبر اور دوسروں کے مذہبی احساسات کے احترام کی ایک زندہ مثال قرار دیا ہے سکھ معاصر "شیر پنجاب" اس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ڈیپوٹیشن کو ہز ہائی نس مہاراجہ ادھیراج نے بھی شرف باریابی بخشا۔ اور احمدیہ جماعت کے خلیفہ و امام کا اس مخلصانہ پیشکش کے لئے شکریہ ادا فرمایا۔ ..... جو لوگ احمدیوں کی تنظیم۔ ان کی سرگرمیوں۔ اور مختلف تحریکوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ سب ان (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی قوت عظیم۔ اسلامی لٹریچر سے نہایت وسیع واقفیت۔ علم و فضل۔ اور اپنی جماعت کی قیادت کے لئے غیر معمولی تدبر و دانشمندی کے قائل ہیں۔ اور سکھوں کے ایک نہایت متبرک و مقدس گوردوارہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے پانچسو روپیہ چندہ کی یہ رقم جہاں غیر مسلم ہمسایوں سے آپ کے اخلاص اور رواداری کا ایک ثبوت سمجھا جائیگا وہاں اس میں آپ کی مسلمہ معاملہ فہمی۔ اور دانشمندی کا راز بھی مضمر ہے ..... ہم اس فیاضانہ چندہ کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ خالصہ پنتھ آپ کے اس اخلاص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور جب کوئی موقعہ آیا سکھ بھی احسان کا بدلہ احسان اور نیکی کا بدلہ نیکی میں دینگے"

جماعت احمدیہ اور سکھوں کے مذہبی جذبات کا احترام

سکھ معاصر "شیر پنجاب" نے ۳۔ مارچ کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قوت عظیم۔ علم و فضل۔ غیر معمولی تدبر اور دانشمندی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"کاش ان کے عہد خلافت میں سکھوں کے مذہبی جذبات و حسیات کا احترام کرنا بھی احمدی سیکھ جائیں"

معلوم ہوتا ہے۔ "شیر پنجاب" کے مدیر صاحب بھی جو شرافت کے ساتھ ایک سلجھی ہوئی طبیعت رکھتے ہیں بعض خود غرض اور فتنہ پرداز اشخاص کے مفتریانہ پروپیگنڈا سے متاثر ہیں۔ ورنہ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ شکوہ نہ کرتے۔ جماعت احمدیہ کے بنیادی اصول میں یہ بات داخل ہے۔ کہ جملہ بانیان مذاہب کا تہ دل سے احترام اور عزت کی جائے اور ہم کسی دکھاوے کے لئے نہیں۔ بلکہ بطور اصول مذہب اس پر عمل پیرا ہیں۔ کیونکہ ہم کسی قوم کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے سراسر خلاف سمجھتے ہیں۔ ہمارے امام و پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکھوں کے بارے میں ہی ایک مثال قائم فرما چکے ہیں کچھ عرصہ ہوا جب ایک احمدی کی ایک تصنیف کے متعلق بعض سکھ اصحاب نے یہ شکایت کی کہ اس کے بعض حصے دل آزار ہیں۔ تو حضور نے قطع نظر اس سے کہ وہ حصے واقعات کے لحاظ سے صحیح تھے یا غلط۔ محض سکھ اصحاب کی دلجوئی کے خیال سے اس کتاب کی ضبطی کا حکم صادر فرما دیا۔ یہ رواداری اور دوسروں کے مذہبی جذبات کے احترام کی نہایت شاندار مثال ہے معاصر "شیر پنجاب" کو اس امر سے بھی غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ ہم حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کو مسلمان۔ ولی اللہ اور خدا رسیدہ بزرگ سمجھتے ہیں کیونکہ یہ کہتے ہوئے ہم ان کو اپنے نقطہ خیال سے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ مارچ ۱۹۳۵ء بیعت کرنیوالوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
	دستی بیعت	۷	لہنا صاحب ضلع شیخوپورہ
۱	شہاب دین صاحب ساکن ننگل متصل قادیان	۸	حیات محمد صاحب " "
۲	محمد الدین صاحب بھینی۔ " "	۹	بہاول صاحب ولد برہانہ صاحب "
۳	سید احمد شاہ صاحب متوطن بنگلور	۱۰	بہاول صاحب ولد چودھری محرم خاں صاحب ضلع شیخوپورہ
	بذریعہ خطوط بیعت		
۴	چودھری محمد خاں صاحب۔ ضلع شیخوپورہ	۱۱	شامل صاحب۔ " "
۵	" باہیل خاں صاحب۔ " "	۱۲	محمد خاں صاحب " "
۶	سید بی بی صاحبہ بنت بختاور خاں صاحب "	۱۳	لئیقہ بی بی صاحبہ اہلیہ رستم علیخاں صاحب شاہجہانپور

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی ڈیرہ غازیخان میں تشریف آوری

یکم مارچ ۱۹۳۵ء کو جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ڈیرہ غازیخان میں بتقریب بحث مقدمہ سید فیض محمد شاہ صاحب جام پوری دس بجے صبح تشریف لائے۔ اور جناب اخوند محمد افضل خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی دعوتِ طعام پر لائبریری جماعت احمدیہ میں رونق افروز ہوئے۔ اس دعوت میں علاوہ دیگر احباب کے جناب خان بہادر سردار حاجی میر غلام حسین خانصاحب تمندار لنڈ تنادن اور جناب سردار امیر محمد خان صاحب تمندار قیصرانی اور جناب چودہری محمد شریف صاحب مولوی فاضل بھی مدعو تھے۔ اس دعوت میں جناب چودہری صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں صرف ایک ہی کھانے پر اکتفا کیا۔ اس کے بعد جناب چودہری صاحب سشن کورٹ میں تشریف لے گئے۔ پھر ڈیڑھ بجے خان بہادر نواب جمال محمد خانصاحب نواب آف چوٹی کی دعوتِ طعام پر تشریف لے گئے۔ بعدہٗ جماعت کی استدعا پر انہوں نے نہایت ہی لطیف اور ایمان پرور خطبہ جمعہ احمدیہ مسجد میں ارشاد فرمایا جس میں فرمایا۔ موجودہ مشکلات اور تکالیف ہماری تربیت کے لئے ہیں۔ جماعت کو ان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہئے بلکہ صبر اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے

نماز جمعہ کے بعد جناب پریذیڈنٹ صاحب نے جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے دوستوں کا جناب چودہری صاحب سے تعارف کرایا۔ اور ہر ایک نے جناب چودہری صاحب سے مصافحہ کیا چار بجے واپس لاہور تشریف لے گئے (نامہ نگار)

زمیندار کے نامہ نگار نیروبی کی غلط بیانی

سائیں لال حسین کی "قادیانیت شکن" مساعی کا ملخص شائع کرتے ہوئے اخبار "زمیندار" وغیرہ میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سائیں صاحب کی پہلی تقریر میں ہی "ایک نوجوان مرزائی" مسٹر محمد صادق صاحب نے "مرزائیت سے بیزاری کا اعلان کر دیا" لعنۃ اللہ علی الکاذبین

میں اخبار زمیندار اور اس کے نامہ نگار نیروبی کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ثابت کریں۔

(۱) کبھی مسٹر محمد صادق صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(۲) اپنی کسی تقریر یا تحریر میں انہوں نے احمدیت سے بیزاری کے متعلق اعلان کیا۔

برعکس اس کے مسٹر محمد صادق صاحب کا اپنا دستخطی بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس میں وہ صاف طور پر یہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ کبھی احمدی ہوئے ہی نہیں اور اس قسم کا اعلان خواہ مخواہ ان کی طرف سے کیا گیا ہے۔

"گذشتہ اتوار مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء مولوی لال حسین صاحب نیروبی پہونچے۔ تو اسی دن انہوں نے جامع مسجد میں ایک کثیر مجمع میں تقریر کی۔ اس تقریر میں بغیر میری منشاء اور خواہش کے یہ اعلان کر دیا۔ کہ میں احمدیت سے تائب ہوتا ہوں۔ حالانکہ حقیقت میں مَیں تو احمدی کبھی تھا ہی نہیں۔ یعنی میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں کبھی شامل نہیں ہوا۔ ہاں میں حضرت مرزا صاحب کی شان میں بد زبانی یا گستاخی کی جرأت بھی نہیں رکھتا۔ کیونکہ مجھے پورا علم نہیں مجھے افسوس ہے کہ خواہ مخواہ میرے نام سے مذکورہ بالا اعلان کر دیا گیا" فقط محمد صادق ادورسیر نیروبی میونسپلٹی

یہ بیان نیروبی میں سینکڑوں آدمیوں کی موجودگی میں خاکسار نے پڑھکر سُنایا لیکن آج تک اشرار میں سے کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ اس کے خلاف کسی قسم کی لب کشائی کر سکے۔ اب اگر زمیندار اور اس کے جھوٹے نامہ نگار میں جرأت ہے۔ تو وہ ثابت کرے کہ مسٹر محمد صادق صاحب کبھی احمدی ہوئے ورنہ "مبلغ اسلام" اور "حامیانِ اسلام" کہلاتے ہوئے اس قسم کی پُر از فریب حرکتوں سے اسلام کو بدنام نہ کریں۔ (شیخ مبارک احمد مبلغ احمدیت نیروبی)

جناب ملک غلام رسول صاحب شوق کی راولپنڈی ڈویژن میں مراجعت

مسلمانوں کی طرف سے اظہار خوشی و مسرت

خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی اس قدر دیانت اور محنت کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی اس کے دل میں اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے جس کی اور جگہ مشکل ہی سے مثال مل سکتی ہے۔ ہر احمدی افسر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی خیر خواہی کے لئے سرگرمی سے کام کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جس کا شرفا کو خوب احساس ہے۔ اور وہ بڑی خوشی سے اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں چنانچہ ایک مخلص احمدی جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس راولپنڈی ڈویژن کے متعلق اخبار احسان (۶ مارچ ۱۹۳۵ء) میں جو مختصر سا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ راولپنڈی ڈویژن کے مسلمان جناب ملک صاحب موصوف کو ان کی قابل تعریف صفات اور اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے کس قدر محبوب رکھتے۔ اپنے لئے ان کا وجود کس قدر مفید سمجھتے۔ اور ان کے تبادلہ کی افواہ سے ان میں کس قدر اضطراب پیدا ہو گیا تھا۔

جب احمدی افسر مسلمانوں کے لئے اس قدر مفید اور ان کے اس درجہ خیر خواہ ہیں۔ تو وہ لوگ جو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف عوام کو اشتعال دلاتے، طرح طرح کی غلط بیانیاں کرتے۔ اور ان کی خوبیوں پر پردہ ڈال کر ان کے خلاف غلط بیانیاں کرتے ہیں۔ انہیں اس صریح محسن کشی پر شرم آنی چاہئے۔

"احسان" نے جو سطور "ملک غلام رسول صاحب شوق کی مراجعت" اور "اے آمدنت باعث آبادی ما" کے عنوان سے شائع کی ہیں۔ وہ یہ ہیں

"جب پچھلے دنوں راولپنڈی ڈویژن کے مایۂ ناز ڈپٹی انسپکٹر مدارس ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ڈیڑھ ماہ کی رخصت حاصل کر کے اپنے وطن مالوف میں تشریف لے گئے۔ تو تمام اضلاع راولپنڈی میں یہ وحشت اثر خبر نہایت سرعت کے ساتھ پھیل گئی۔ کہ صاحب ممدوح دوبارہ واپس آنے کے آرزو مند نظر نہیں آتے۔ اس الم آفرین خبر نے اہل راولپنڈی کو وقف اضطراب کر دیا۔ اور اساتذہ کرام کے رگ و پے میں یاس و قنوط کی لہریں دوڑ گئیں۔ آج یہ بہجت انگیز خبر دوشِ صبا پر پہونچی ہے۔ کہ حضرت شوق مدتِ رخصت گزار کر بخیر و خوبی مراجعت فرمائے راولپنڈی ہو چکے ہیں ؎

بریں مژدہ گرجاں فشانم بجا است
کہ ایں باعثِ راحتِ جانِ ما است

ہم جناب شوق صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنی ترقی پسندانہ و معارف پرورانہ روایات کے پیش نظر اپنے تبادلہ کے خیال نسیاً منسیاً کر کے ہماری ترقی کے لئے بیش از بیش مساعی عمل میں لانے کے لئے ساعی و جاہد ہوں"۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین

جنرل سکرٹری مجلس احرار کی قابل مذمت حرکت

احراری عوام کو اشتعال دلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف جو غلط بیانیاں کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی اور نہایت ہی شرمناک غلط بیانی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہتک کی ہے۔ یہ الزام تو سراسر جھوٹا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اولاد کے متعلق جس اخلاص اور محبت کا اظہار کیا ہے وہ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتا لیکن احراریوں کی اپنی جو حالت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی مجلس کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی کی ایک کتاب کے حوالہ سے ایک ایسی بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ درست ہے اور بظاہر اس کے درست نہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ تو وہ نہ صرف حضرت امام حسن حضرت امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سخت توہین کرنے والی ہے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف بھی نہایت ہی قابل مذمت حرکت ہے۔ اور تمام اہل سنت والجماعت مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کے متعلق نفرت کا اظہار کریں۔

"فخر احرار مولانا مظہر علی اظہر کی دلی تڑپ" کے عنوان سے حاجی غلام محی الدین حنفی القادری لاہور نے حسب ذیل اشتہار شائع کیا ہے۔

"بلحاظ ظاہری وجاہت۔ بلحاظ قد و قامت بلحاظ عقل و متانت۔ بلحاظ قابلیت و متانت بلحاظ حسن سیرت و صورت۔ بلحاظ ایثار و خدمت مسلمانان ہند کو مولانا مظہر علی اظہر جیسا راہنما آج تک نصیب نہیں ہوا۔ جب سے اہل اسلام نے ان کے ہاتھ میں اپنی سیاسی باگ ڈور دی ہے۔ فضا کا رُخ ہی پلٹ گیا ہے۔ لیکن بعیب سے بعض پورا پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک اس کی تمام باتوں پر عمل نہ کرے۔ مولانا کی دلی خواہش جس کو وہ از روئے تقیہ ظاہر کرنا جائز نہیں سمجھتے یہ ہے۔ کہ برادرانِ اہل سنت والجماعت۔ معاشرتی اور روحانی کمالات اپنے شیعہ بھائیوں کی طرح بہت جلد حاصل کر لیں۔ ان کے نزدیک مذہباً اس کا واحد علاج متعہ ہے۔ مولانا کی مقدس کتاب منہاج الصادقین میں فضائل متعہ میں درج ہے۔ ایک دفعہ متعہ کرنے سے درجہ امام حسن کا۔ دو بار متعہ کرنے سے درجہ امام حسینؓ کا۔ اور تین بار متعہ کرنے سے درجہ حضرت علیؓ کا۔ اور چار بار متعہ کرنے سے درجہ حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء صلعم کا حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانو! لو نجات کی کنجی مولانا مظہر علی صاحب نے تمہارے حوالے کر دی ہے۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۷)

مولانا حبیب الرحمٰن۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مولانا ظفر علی خاں خاص طور پر اس پاک تعلیم کو اپنے خاندانوں میں جاری فرمائیں۔ تا ان کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک صورت پیدا ہو۔ یہ عین ثواب ہے"

مولانا مظہر علی اظہر کے نزدیک خود رسول اللہ صلعم نے متعہ کو جائز قرار فرمایا ہے (دیکھو استبصار) جو لوگ متعہ جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بھی غالباً یہ کہنا پسند نہ کریں گے کہ چار بار متعہ کرنے سے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء صلعم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ متعہ کو ہی ناجائز اور ناروا سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کہنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناقابل برداشت توہین ہے۔

سائیکلوں کی ضرورت

نظارت امور عامہ کو بعض ضروری کاموں کیلئے چند عمدہ سائیکلوں کی جلد ضرورت ہے اگر کوئی دوست مستعمل سائیکل جو اچھی حالت میں ہوں بھجوا سکتے ہوں تو جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کی ایک پرائیویٹ مکان میں مداخلت

ایک احمدی کے مکان میں ایک عمر رسیدہ احمدی بابا حسن محمد صاحب واعظ مستورات کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ اس مکان کے ساتھ ایک احراری ایجنٹ کا مکان ہے۔ ایک دن درس کے وقت دو سپاہی اس مکان کے بالاخانہ میں چھپکر بیٹھ گئے جن کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ درس سننے والی مستورات کو جھانکتے بھی رہے۔ اس کا علم ہونے پر دوسرے روز درس کے موقعہ پر جب پھر سپاہی وہاں آ کر بیٹھے۔ تو اس کی اطلاع پولیس افسر کو دی گئی جس نے آ کر انہیں وہاں سے نکالا۔ اور کہا۔ انہیں یہاں آنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ خود بخود آ گئے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ جس احراری کے گھر میں یہ سپاہی آ کر بیٹھتے رہے۔ وہ ان کی آمد و رفت کے وقت خود گھر میں موجود نہیں ہوتا تھا۔ اور صرف عورتوں کی موجودگی میں وہ وہاں پہونچتے تھے۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ البتہ ہم یہ بات افسران بالا کے نوٹس میں لائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ احمدیوں کے پرائیویٹ مکانوں میں گفتگو اور درس و تدریس میں بھی اسطرح مداخلت کی جا رہی ہے۔ جو نہایت ہی شرمناک رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ مقامی افسر اسکی ذمہ داری سپاہیوں پر ڈالکر بری الذمہ نہیں ہو سکتے لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ وہ اس سے زیادہ کچھ کرتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔

دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ہائی کورٹ میں سماعت مرافعہ

لاہور ۷ مارچ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف ہائیکورٹ میں نظر ثانی کے لئے جو درخواست دی گئی ہے۔ وہ آج مسٹر جسٹس کری کی عدالت میں پیش ہوئی جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور چودہری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء مرافعہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے پر زور دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا حکم خلاف قانون اور اس کے اختیارات سے باہر ہے نیز آپ نے اس کی تائید میں بہت سے حوالجات پیش کئے۔ فاضل جج نے قریبی تاریخ کے لئے کراؤن کے نام نوٹس جاری کیا۔

"زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار زمیندار مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۵ء میں ایک اعلان "مرزائیت سے توبہ" شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا گیا کہ "خاکسار ۷-۸ سال سے مرزائیت کی لعنت میں گرفتار تھا۔ اور ریاست بہاولپور کی انجمن مرزائیہ کا سرگرم کارکن بھی رہا ہوں۔ اب ایک بزرگ کی دعا سے میں نے توبہ کر لی ہے۔ دعا ہے کہ خدا استقامت بخشے۔ الراقم فضل داد ولد امیر داد ساکن بھگوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات"

میں زمیندار کے دروغگو ایڈیٹر کو چیلنج دیتا ہوں کہ موضع بھگوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا کوئی شخص فضل داد ولد امیر داد کے متعلق ثابت کرے کہ وہ احمدی ہوا کس سال اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفہ اولؓ یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ موضع بھگوال ہمارے قصبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور مجھے وہاں جا کر سرکردہ غیر احمدیوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نام کا غیر احمدی بھی وہاں کوئی نہیں ہے اور نہ کسی کا جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق رہا ہے معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر زمیندار کا دماغی توازن صحیح قائم نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ غلط بیانیوں میں بڑھتا جا رہا ہے۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ادگلیانہ ضلع گجرات

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی